بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

REGD No. L. 5254

خوردنمبر ۷۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۳ صفر ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ نیا پیسہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۹ ظہور ۱۳۳۸ ہش ۹ اگست ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر اعصابی بے چینی کی بہت تکلیف رہی۔ آج صبح طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۸ اگست پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی بے چینی کی بہت تکلیف رہی۔ ٹانگ میں درد کی بھی کچھ شکایت رہی۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اور بے چینی نہیں ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت پونے دس بجے صبح۔ ربوہ ۸ اگست ۱۹۵۹ء

مجالس انصار اللہ پاکستان متوجہ ہوں

تعمیر دفتر کیلئے سترہ ہزار روپیہ کی وصولی کیلئے حضور ایدہ اللہ — اجازت مرحمت فرما چکے ہیں —

— از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) صدر مجلس انصار اللہ —

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲/۵۸ ۲ کو فیصلہ جات شوریٰ انصار اللہ ۱۹۵۸ء کی منظوری عطا فرمائی ہوئی ہے۔ چونکہ تعمیر دفتر کے لئے سترہ ہزار روپیہ کی وصولی کا فیصلہ بھی انہیں فیصلہ جات شوریٰ میں سے ایک ہے۔ جن کو حضور نے منظور فرمایا ہے۔ لہذا اب اس رقم کی وصولی کے سلسلہ میں حضور کی منظوری کے بعد کسی اور کی منظوری کی ضرورت نہیں۔ مجالس مطلع رہیں۔ بعض مجالس کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ کہ چندہ تعمیر انصار اللہ کی وصولی کے لئے نظارت بیت المال کی منظوری درکار ہے لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد کسی مزید منظوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ؛

مرزا ناصر احمد

صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے پڑھائی۔ اور حقوق العباد کے موضوع پر ایک ایمان افروز خطبہ دیا۔

ربوہ ۸ اگست۔ پچھلے دنوں یہاں مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار کے زیر اہتمام والی بال ٹورنامنٹ ہوا تھا۔ کل شام ٹورنامنٹ کی تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم ملک محمد اشرف صاحب قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے اول اور دوم آنے والی ٹیموں اور ان کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

ٹورنامنٹ میں ربوہ کے محلہ جات کی سات ٹیمیں شریک ہوئی تھیں۔ ان میں سے حلقہ گول بازار کی ٹیم اول اور غلہ منڈی کی ٹیم دوم رہی ؛

۳۱ ہزار ٹن بیگمی چاول برآمد کیا جا چکا ہے

کراچی ۸ اگست۔ وزارت زراعت و خوراک کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ۳۱ ہزار ٹن بیگمی چاول برآمد کے لئے فروخت کیا جا چکا ہے اب اس قسم کے چاول کی کوئی پیشکش قبول نہیں کی جائے گی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ دوسری اعلیٰ اقسام مثلاً ۵۹-۱۹۵۸ء کی فصل کے باسمتی اور پرمل علی الترتیب ۷۵ پونڈ و ۵۱ پونڈ کے حساب سے برآمد کے لئے موجود ہیں ؛

— کراچی ۸ اگست صدر جنرل محمد ایوب خان بروز پیر ۱۰ اگست کو ۴ بجے شام ایوان صدر پر پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے ؛

فرانس سے الجزائر کے لئے مذاکرات کرنے کی اپیل

واشنگٹن ۸ اگست۔ امریکی کانگریس کے ۱۶ ارکان نے فرانس پر زور دیا ہے۔ کہ وہ الجزائر کی ۵ سالہ جنگ کو ختم کرنے کے لئے الجزائر سے مذاکرات کرے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ ہم الجزائر کی اس خونریزی پر خاموش نہیں رہ سکتے۔ اور ہم پبلک طور پر زور دیتے ہیں۔ کہ فرانس اس جنگ کو جو دونوں پارٹیوں کے لئے تشویشناک اور امن عالم کے لئے خطرہ ہے بند کرنے کے لئے مذاکرات کرے۔

دو احمدی نوجوانوں کی نمایاں کامیابی

مکرم خلیل الرحمٰن خان صاحب نے پشاور سے اطلاع دی ہے۔ کہ امسال فرسٹ پروفیشنل بی۔ ڈی۔ ایس کے یونیورسٹی کے امتحان میں ارشد محمود احمد اور سلیم الدین آف چنیوٹ علی الترتیب اول و دوم آئے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ارشد محمود احمد صاحب مکرم قاضی محمد اسحاق صاحب بسمل آف سیالکوٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رسالپور کے فرزند ہیں۔ انہوں نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے اولاً ایف۔ ایس سی میڈیکل اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا تھا۔ بعد ازاں انہوں نے لاہور میں بی۔ ڈی۔ ایس میں داخلہ لیا۔ اب وہ بفضلہ تعالیٰ یونیورسٹی بھر میں اول آئے ہیں۔ آپ کو ایک ہزار روپے کا سالانہ وظیفہ ملا ہے۔ جو Governor's Loan کے نام سے موسوم ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو نوجوانوں کی یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے۔ اور انہیں مزید دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

روزنامہ الفضل ربوہ - مورخہ ۹ اگست ۱۹۵۹ء

فرقہ عنانیہ

ہم نے کچھ دن ہوئے فرقہ عنانیہ کے متعلق ایک اداریہ سپرد قلم کیا تھا۔ ایک خداترس انسان کے لئے تو اب کوئی گنجائش ہی نہیں رہی تھی کہ وہ اس فرقہ کے متعلق ہمارے اداریہ کے جواب میں کچھ لکھتا۔ کیونکہ صرف یہ تسلیم کر لینا ایک فرقہ ایسا بھی ہوا ہے۔ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا نبی نہیں سمجھتا تھا۔ بلکہ آپ کو اولیاء اللہ کے زمرے میں مانتا ہے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ پہلے بھی ایسے لوگ ہوئے ہیں۔ جو انبیاء علیہم السلام کے درجہ کو گھٹاتے رہے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں سوال صرف یہ ہے کہ آیا کوئی ایسا فرقہ ہوا ہے یا نہیں؟ پیغام صلح یکم اگست ۱۹۵۹ء میں یہ اعلان پڑھ کر ہمیں سخت حیرت ہوئی ہے کہ:

"فرقہ عنانیہ

الفضل مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۹ء

میں عنوان بالا سے جو اداریہ شائع ہوا ہے۔ اس کا مفصل جواب شیخ محمد طفیل صاحب کے قلم سے پیغام صلح کی آئندہ اشاعت میں درج ہوگا۔"

اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ اگر محمد طفیل صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایسا کوئی فرقہ قطعاً ہوا ہی نہیں جب تو کوئی بات بھی ہوتی۔ اگر تحقیقات سے آپ یہ ثابت کر دیں۔ کہ جو حوالے مولوی ابوالعطاء صاحب نے پیش کئے ہیں۔ وہ حوالے کوئی وجود نہیں رکھتے بلکہ مولوی صاحب نے خود تراش لئے ہیں۔ پھر تو آپکو اس امر میں قلم اٹھانے کا معقول عذر مل سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ ان حوالوں کو صحیح سمجھتے ہوئے کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔ تو ہم پہلے ہی ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ان کی تمام سعی لاحاصل ہوگی۔ ایسا فرقہ کس مذہب کا فرقہ تھا آیا یہودی تھا یا عیسائی تھا ہماری بحث سے باہر ہے۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ فرقہ عنانیہ کس مذہب کے وسیع دائرے سے تعلق رکھتا تھا وہ دائرہ کسی مذہب کا بھی ہو۔ یہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے۔ کہ عنانیہ فرقہ ایک ایسا فرقہ بھی ہوا ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو نبی اللہ نہیں۔ بلکہ محض ولی اللہ سمجھتا تھا۔ اگر اتنا ثابت ہے تو اس سے زیادہ تحقیقات کی ہمیں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اتنی ہی بات ان لوگوں کو راہ راست دکھانے کے لئے کافی ہے۔ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی مثال دیکر یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ جس طرح ان کے پیرووں نے غلو کرکے آپ کو خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا بنا لیا۔ اسی طرح احمدیوں نے غلو کرکے مسیح موعود علیہ السلام کو ولی اللہ سے نبی اللہ بنا لیا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہر مامور من اللہ کے متعلق جلد یا بدیر چار قسم کے خیال پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک فریق کہ اس کو نبی اللہ مانتا ہے۔ ایک فریق سخت مخالف ہوتا ہے۔ جس کو ہم منکرین کا گروہ کہہ سکتے ہیں۔ جو لوگ اس کو مان لیتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگ واقعی مبالغہ کرکے اس کو انسان سے خدا بنا دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ اس کا درجہ گھٹا کر اس کو صرف ولی اللہ مانتے ہیں۔ اس طرح ان چاروں فریقوں میں سے صرف ایک ہی فرقہ جو اس کو نبی اللہ سمجھتا ہے راستی پر ہوتا ہے۔ اس کی پوزیشن وہی ہوتی ہے۔ جیسی کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے یعنی

قل انما انا بشر
مثلکم یوحیٰ الی

کہدے کہ سوا اس کے نہیں ہے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں فرق صرف یہ ہے۔ کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے۔ ہر مامور من اللہ کی یہی پوزیشن ہوتی ہے۔ لیکن اس کے ماننے والے تین گروہ بن جاتے ہیں۔ ایک تو وہ گروہ ہوتا ہے۔ جو بلا کم و کاست اس کو صحیح پوزیشن دیتا ہے۔ یعنی ایسا بشر جس پر اللہ تعالیٰ اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ ایک گروہ مبالغہ کرکے اس کو خدا تعالیٰ بنانے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ خود مسلمانوں میں بھی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ درجہ دینے کی کوشش کی۔ اگرچہ وہ بڑی حد تک ناکام رہے ہیں۔ جس کے کچھ آثار بعض اشعار میں ملتے ہیں مثلاً

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

"پردہ میم" کا مضمون تو عام ہے کہ "احمد" اور "احد" میں صرف "میم" کا پردہ ہے ورنہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اسی طرح خاص کر آج مسلمانوں میں ایک ایسا گروہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ جو قرآن کریم کو وحی اللہ نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا کلام سمجھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ "نبوت" ایک طبعی ملکہ ہے۔ جو ہر انسان میں پایا جاتا ہے۔ البتہ دوسرے طبعی ملکوں کی طرح کسی میں زیادہ ہوتا ہے کسی میں کم ایسے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہوئے بھی آپکو ان معنوں میں نبی اللہ نہیں مانتے جن معنوں میں عام مسلمان مانتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ الہام و وحی کے قائل ہی نہیں ہوتے۔ اس طرح یہ لوگ ہمارے ایمان کے مطابق آپ کا درجہ بہت کم کرتے ہیں اور آپ کی شان کے بارے میں تفریط کے مرتکب ہوتے ہیں۔

الغرض ہر مامور من اللہ کے ماننے والوں میں کم و بیش تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو مبالغہ کرکے اسکو خدا بنا دیتے ہیں۔ ایک وہ جو اس کا درجہ گھٹا دیتے ہیں اور تیسرا وہ گروہ جو اس کا صحیح مقام سمجھتے ہیں اور اس میں اپنی طرف سے کمی بیشی نہیں کرتے یعنی اسکو نبی اللہ مانتے ہیں۔ اس طرح ہم نے عقلاً بھی یہ بات ثابت کر دی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق بھی ماننے والوں کے اسی قسم کے تین گروہ بن گئے ہیں۔ ایک گروہ جو آپ کو خدا بناتا ہے دوسرا وہ گروہ ہے جو آپکو محض نبی اللہ سمجھتا ہے۔ اور تیسرا گروہ وہ ہے جو فرقہ عنانیہ کی طرح آپ کو صرف اولیاء اللہ کے زمرے میں شمار کرتا ہے۔ اس طرح فرقہ عنانیہ کا وجود جو آپکو صرف اولیاء اللہ کے زمرے میں شمار کرتا ہے۔ بعید از قیاس بھی نہیں ہے۔ اور جو حوالے مولوی ابوالعطاء صاحب نے پیش کئے ہیں اس طرح ان پر عقلی دلیل بھی قائم ہو جاتی ہے۔ لہذا عقلاً اور نقلاً ایسے فریق کا وجود ثابت ہے معلوم نہیں ہمارے دوست محمد طفیل صاحب اس بارہ میں اب کونسا انکشاف کرنا چاہتے ہیں کیا ان کے لئے بہتر نہیں۔ کہ وہ ایسی طفلانہ بازیوں سے باز رہ کر تبلیغ و اشاعت کا کوئی صحیح کام کریں۔ اور جو کچھ بھی وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہیں۔ اس پر ہی قائم رہتے ہوئے آپ کے مشن کو دنیا میں پھیلانے میں اپنے اوقات صرف کریں۔ اور چمکتے ہوئے سورج کو اپنے خیالات کے گرد و غبار میں چھپانے کی ناکام کوشش میں تضیع اوقات نہ کریں۔

اسلامی اصطلاحات

اسلامی اصطلاحات کو کسی طرح بے دردی سے ادبی فقرہ طرازی پر قربان کیا جا رہا ہے۔ اس کی ایک مثال ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"مولانا عبدالسلام صاحب ندوی اپنی مشہور تصنیف شعر الہند حصہ دوم میں صنعت ایہام گوئی پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"بایں ہمہ مصحفی اور انشاء کے زمانہ تک ابتذال تخییل کا اثر اردو شاعری پر بہت کم پڑا۔ لیکن اس کے بعد ناسخ و آتش

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

اگر تو موج ہے دم بھر کہیں قرار نہ کر

میں اس سے کہتا ہوں دل کو نظر سے پار نہ کر
وہ مجھ سے کہتا ہے یہ راز آشکار نہ کر

گلوں کے ساتھ جو ملکر تو ہنس نہیں سکتا
چمن کو چھوڑ دے رسوائی بہار نہ کر

ملے جو دُرد بھی ساقی کے ہاتھ سے پی لے
تو مے پرست ہے جھوٹی بھی ہو تو عار نہ کر

اگر تو گُل نہیں دامن نہ چاک کر اپنا
اگر تو لالہ نہیں دل کو داغدار نہ کر

اگر کنارہ ہے تل بھر نہ اپنی جا سے سرک
اگر تو موج ہے دم بھر کہیں قرار نہ کر

شراب خانے میں فتنے اٹھا نہ اے واعظ
تو اپنی خیر منا ہم کو ہوشیار نہ کر

[illegible]

چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم

چوہدری صاحب کی بے پناہ عقیدت اور حضرت صاحب کی بے مثال قدر شناسی

(از مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب لاہور)

چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم کی بیماری کے ایام میں مجھے ایک بات کا علم ہوا۔ جو میرے نزدیک ایک تاریخی حیثیت رکھتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس مختصر نوٹ میں وہ بات بھی ریکارڈ میں آجائے اور ضمناً میں مرحوم کے بارے میں خود اپنے چند تاثرات بھی اس موقع پر قلمبند کر دوں۔

ہر انسان میں کوئی نہ کوئی وصف ایسا ہوتا ہے جو اسے دوسروں سے نمایاں کر دیتا ہے اور اس کی شخصیت کا گویا ایک مرکزی نقطہ ہوتا ہے۔ چوہدری صاحب کی شخصیت میں نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے والہانہ عشق اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے غیر معمولی غیرت، ایثار اور قربانی تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کہ یہ چیزیں ان کی روح کی غذا تھیں اور یہ عجیب بات ہے کہ یہی اوصاف انکے والد محترم حضرت چوہدری نصر اللہ خانصاحب مرحوم کے چاروں بیٹوں میں علیٰ قدر مراتب نمایاں نظر آتے ہیں۔ یہ چاروں بھائی سلسلہ کے لئے غیر معمولی غیرت، ایثار اور قربانی کا جذبہ رکھتے رہے ہیں اور انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات سے نہایت گہرا اور دلی لگاؤ رہا ہے اس خاندان کی عجیب خوش قسمتی ہے جو ان کے والدین کے لئے یقیناً بے پناہ روحانی سرور اور درجات کی بلندی کا موجب ہوتی ہوگی کہ یہ چاروں بھائی خادم دین رہے ہیں۔ اور مختلف مقامات پر جہاں بھی رہے ہیں امارت سلسلہ کے عہدہ پر سرفراز اور دین کے لئے غیرت اور قربانی کے مقام پر فائز رہے ہیں۔

مجھے چوہدری عبداللہ خان صاحب سے ملاقات کا سینکڑوں دفعہ موقع ملا ہے۔ وہ بے حد محبت سے ملتے تھے جو بعض مرتبہ ایسا رنگ اختیار کر لیتی تھی جو مجھ جیسے گناہگار انسان کے لئے ندامت کا موجب ہوتا تھا۔ لیکن ان سب ملاقاتوں میں جس واقعہ نے مجھ پر دائمی اثر چھوڑا وہ ایک جلسہ سالانہ کے ایام کا واقعہ ہے ہم دونوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی افتتاحی تقریر سننے کے لئے عام مجمع میں زمین پر بیٹھے تھے۔ چوہدری صاحب کی ٹانگ کو تکلیف تھی۔ اور میرے اندازہ کے مطابق وہ اس جگہ کافی تکلیف میں بیٹھے تھے کہ کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو دعائیہ نظموں میں سے ایک نظم جو اپنی اولاد کے لئے دعاؤں پر مشتمل ہے۔ خوش الحانی سے پڑھنی شروع کی۔ اس وقت چوہدری صاحب کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری تھے۔ اور وہ ہر بند پر بار بار آمین آمین کہتے جاتے تھے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کا سارا جسم اس آمین کو کہتے ہوئے گویا مجسم دعا بن رہا ہے۔ اس واقعہ کو شاید سات آٹھ سال ہوگئے ہیں لیکن میں اب بھی جب چوہدری صاحب کے متعلق کبھی سوچتا ہوں تو سب سے پہلا منظر جو میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے وہ یہی واقعہ ہے۔ ان کے انداز میں کچھ اس قسم کا عشق اور خلوص تھا کہ بیان سے باہر ہے۔

چوہدری صاحب کو خدا کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہت سی خدمات کا موقع ملا لیکن ان کی لمبی خدمت میں غالباً سب سے نمایاں اور عظیم تر واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ۱۹۵۵ء کی شدید بیماری کے سلسلہ میں یورپ میں علاج کے لئے جانے کی تحریک اور جماعت کراچی کی کامیاب تنظیم ہے۔ چوہدری صاحب مرحوم نے کراچی کی جماعت کی قیادت کو گویا ایک کس مپرسی کی حالت میں پایا اور اپنی ان تھک کوشش۔ اخلاص۔ قربانی اور تنظیمی قابلیت سے اسے ایسے مقام پر پہنچا دیا جو دوسری جماعتوں کے لئے ایک مشعل راہ اور رشک کا باعث ہے۔

میں دوسری باتوں میں کھو گیا۔ لیکن اس نوٹ کے لکھنے کا اصل باعث ایک فقرہ تھا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی گھر کی ایک پرائیویٹ مجلس میں ایک روز فرمایا۔ گھر کی مستورات میں سے کسی نے حضرت صاحب کی خدمت میں خاندان کی ایک لڑکی کے بارے میں جس کا حضور کے ساتھ بڑا قریبی رشتہ ہے اور ان کے والد بزرگوار کی وفات کے بعد گویا حضور کو ہی اس کے متعلق مربی اور والد کی حیثیت حاصل ہے۔ عرض کیا کہ اس کا معاملہ لٹک رہا ہے۔ آپ جلدی کچھ فیصلہ فرمادیں۔ حضور نے خفگی کے رنگ میں فرمایا کہ چوہدری عبداللہ خانصاحب زیادہ بیمار ہیں۔ مجھے چوہدری صاحب کی زندگی اس لڑکی سے زیادہ پیاری ہے۔ اس لئے میں ان کی بیماری کے دوران میں کوئی ایسا فیصلہ کرنا نہیں چاہتا جو ان کے لئے تکلیف کا باعث بنے۔ یہ بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے مقام خلافت اور حضور کے دل میں چوہدری صاحب کی خدمات سلسلہ کے بارے میں قدردانی پر بے حد روشنی ڈالتی ہے۔ یہ بات کسی کو سنانے کے لئے نہیں کہی گئی بلکہ گھر کی ایک نجی مجلس میں کہی گئی۔ اور ایسے حالات میں کہی گئی جو خود لڑکی والوں کے لئے ایک گونہ دکھ کا رنگ رکھتا تھا۔ لیکن ان حالات کے باوجود حضور نے یہ بات کہی اور صرف اس لئے کہی کہ حضور کے نزدیک روحانی اولاد کا مقام جسمانی اولاد سے بالاتر اور قریب تر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ چوہدری صاحب مرحوم کو اپنی رضا اور قرب کا مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو سلسلہ کی خدمت اور غیرت میں اس مقام پر کھڑا رکھے جس پر اس خاندان کی پہلی دو نسلیں ایک امتیازی اور خصوصی شان سے قائم رہی ہیں۔ آمین یا ارحم الراحمین +

خاکسار
مرزا مظفر احمد
لاہور
۳۱۔جولائی ۱۹۵۹ء

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کا زمانہ آیا تو انہوں نے نہایت وسعت کے ساتھ اس سرمایۂ محفوظ سے کام کیا اور ان کے بعد ایک مدت تک اہل لکھنؤ اس صنعت میں اپنے کمالات دکھاتے رہے۔ بالخصوص امانت لکھنوی اس کے خاتم المرسلین قرار پائے۔"

(شعر الہند حصہ دوم مصنفہ مولوی عبدالسلام ندوی صفحہ ۲)

یہاں الفاظ "خاتم المرسلین" کا استعمال نہایت بے پرواہی سے کیا گیا ہے۔ امانت شاعر واجد علیشاہ کے زمانہ کا شاعر ہے۔ جس نے "اندر سبھا" ڈراما نظم میں تصنیف کیا تھا۔ اور جو اردو میں ابتدائی غنائیہ تمثیلی کوشش کا ایک نمونہ ہے۔ یہ ڈراما خواہ ادبی لحاظ سے کتنی بھی اہمیت رکھتا ہو اس کے مصنف کے لئے ایک مقدس تلمیح استعمال کرنا بہرطور قابل اعتراض ہے۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ آج بھی اسلامی اصطلاحیں مزاحیہ طور پر اپنی تحریروں میں استعمال کر جاتے ہیں یہ رجحان خاص طور پر مودودی صاحب کے نمائندہ صحافیوں میں پایا جاتا ہے +

قرآن مجید پر ایک اعتراض کا جواب

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری)

سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر اخبار "ریاست" دہلی لکھتے ہیں:-

"کوئی کتاب نہیں جس میں دوسرے مذاہب کی مخالفت نہ کی گئی ہو۔ مثلاً گورو گرنتھ صاحب میں جینو، شرادھوں اور بتوں کی مذمت کی گئی ہے اور قرآن میں مرتد کو سنگسار کر دینے کی بھی تلقین موجود ہے جو اسلام کو چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے۔"

(ریاست ۶ر جولائی ۵۹ء)

رسالہ "مسیحی خادم" گوجرانوالہ لکھتا ہے:-

"آپ نے بڑے زور سے دعویٰ کیا کہ بنی نوع انسان آدم کے سبب موروثی گناہ کے غلام نہیں۔ اور سب بچے پیدائشی طور پر معصوم بے گناہ ہوتے ہیں تو پھر عرب کے لوگوں کو بزور بازو، شمشیر، توحید الٰہی پر ایمان لانے کے لئے کیوں مجبور کیا گیا؟"

(اگست ۵۹ء صفحہ ۱۵)

دونوں اقتباسات میں غیر مسلموں کی طرف سے قرآن مجید اور اسلام پر یہ الزام لگایا گیا ہے۔ کہ اسلام میں جبر ہے اور قرآن مجید مذہب سے مرتد ہونے والے کو سنگسار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ الفاظ پر غور کیا جائے تو اخبار "ریاست" کا الزام غلط فہمی پر مبنی ہے۔ مگر "مسیحی خادم" کا اعتراض بدنیتی کا نتیجہ ہے۔

قرآن مجید صاف اور غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرتا ہے۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ کہ دین کے بارے میں کسی قسم کا جبر روا نہیں۔ اور اس کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ صداقت اپنے دلائل کے ساتھ روشن ہو چکی ہے۔ اور گمراہی کی حقیقت بھی سب پر عیاں ہے۔

قرآن مجید ایسے لوگوں کو جو اندرونی طور پر اور خلوص سے اسلام پر اعتقاد نہ رکھتے ہوں۔ منافق قرار دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے:-

اِنّ المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔

کہ منافق کافروں سے بھی بدتر ہیں اور وہ جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں ہوں گے۔"

قرآن مجید تمام مذاہب کے پیرووں سے مطالبہ کرتا ہے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل اور اپنا برہان پیش کرو پھر قرآن مجید اپنے پیش کردہ ہر دعویٰ کی دلیل پیش کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حیّ عن بینۃ کہ اصل ہلاک شدہ وہی ہے جو دلیل کی رو سے عاجز اور درماندہ ہو اور اصل زندگی اس کو حاصل ہے جو دلیل کی رو سے زندہ ہے۔

قرآن مجید وہ پہلی کتاب ہے جس نے برملا اعلان کیا ہے۔ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ اے پیغمبر! تو کہدے کہ یہ تمہارے رب کی طرف سے صداقت ہے۔ باقی تم میں سے جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔

نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلھم جمیعا افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مؤمنین۔

کہ اگر اللہ تعالےٰ جبری مشیت سے کام لے تو سب اہل زمین مومن ہو جائیں۔ (لیکن وہ جبر و اکراہ سے کام نہیں لیتا) تو کیا تو لوگوں کو ایمان لانے کے لئے مجبور کرے گا؟"

اسلام سے ارتداد اختیار کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے:-

ان الذین کفروا بعد ایمانھم ثم ازدادوا کفراً لن تقبل توبتھم واولٰئک ھم الضآلون۔ ان الذین کفروا وماتوا وھم کفار فلن یقبل من احدھم ملء الارض ذھباً ولو افتدیٰ بہ اولٰئک لھم عذاب الیم ومالھم من ناصرین۔

کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیتے ہیں اور کفر میں بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ پھر ان کی توبہ قبول نہیں ہوتی وہ کھلے گمراہ ہیں۔ جو لوگ اسی کفر کی حالت میں مر جائیں گے ان سے اگلے جہان میں کوئی فدیہ قبول نہ کیا جائے گا۔ خواہ وہ زمین کی بھرپوری کے برابر سونا پیش کرنا چاہیں ان کے لئے وہاں دردناک عذاب ہوگا۔ اور ان کے مددگار نہ ہوں گے۔

ایک دوسری جگہ فرمایا:-

ان الذین اٰمنوا ثم کفروا ثم اٰمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم سبیلاً۔

کہ جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے کفر اختیار کر لیا پھر مومن ہوئے۔ اور پھر کافر بن گئے اور کفر میں بڑھتے گئے اللہ تعالےٰ انہیں معاف نہ کرے گا نہ کامیابی کا راستہ دکھائے گا۔"

ان آیات میں جبر و تشدد کی شدید مذمت کے علاوہ ارتداد کو بھی ایک برا فعل قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسلام ایک کھلی سچائی ہے لیکن بایں ہمہ کفر یا ارتداد کی کوئی دنیوی سزا اسلام میں مقرر نہیں ہے۔ البتہ اگلے جہان میں انسان کو اپنی نیت اور عمل کے مطابق ضروری بدلا ملے گا۔

مدیر "ریاست" تو مرتد کے لئے از روئے قرآن مجید سنگساری کی سزا سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید ان کی طبعی موت کا ذکر کرتا ہے اور ان کے لئے کسی دنیوی سزا کا ذکر تک نہیں کرتا۔ مزید برآں یہ بھی صداقت ہے کہ قرآن مجید نے کسی بھی مجرم کے لئے سنگساری کی سزا اشارۃً تجویز نہیں کی۔ پس مدیر "ریاست" کی یہ غلط فہمی ہے کہ قرآن مجید نے مرتد کو سنگسار کرنے کا حکم دیا ہے۔

"مسیحی خادم" سے ہم کہتے ہیں کہ اسلام نے اصولاً بھی جبر کی اجازت نہیں دی اور بطور دفعیہ بھی کبھی اپنی اشاعت کے لئے جبر کو روا نہیں رکھا۔ اسلام نے صرف دفاعی طور پر شرپسند لوگوں کے مقابلہ میں ان کے جبر و تشدد کے انسداد کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دی ہے۔ ورنہ کارلائل کے الفاظ میں غور تو کرو کہ ابتدائی مسلمانوں میں سے تلوار چلانے والے کہاں سے آ گئے تھے اور انہیں کس کی تلوار نے سر کیا تھا؟

علاوہ ازیں "مسیحی خادم" کو یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ اسلامی توحید تو اتنی معقول اور انسانی فطرت کے مطابق ہے کہ اس کے لئے کسی قسم کے جبر کی ضرورت ہی نہیں۔ کیا اللہ تعالےٰ کی توحید منوانے کے لئے دلائل اور براہین کافی نہیں کہ اس کے لئے شمشیر کا استعمال کیا جاتا۔

یہ حقیقت ہے کہ اسلامی عقیدہ کی رو سے سب بچے پیدائشی طور پر پاک و معصوم ہوتے ہیں۔ البتہ ہر انسان میں نیکی اور بدی کی تحریک کو قبول کرنے کی استعداد ہوتی ہے اور اسے اس استعداد کو اپنی مرضی سے استعمال کرنے کی طاقت دی جاتی ہے۔ اس لئے انسان نیکی اور بدی پر ثواب اور عقاب کا ذمہ وار ہوتا ہے۔

(الفرقان ربوہ)

چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۳۰-۵۹ کو بوقت ۹ بجے رات مسجد احمدیہ چک ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر میں زیر صدارت حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل انسپکٹر وقف جدید ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی فضل احمد صاحب معلم حلقہ گل پور طلبانی نے تلاوت قرآن کریم کے بعد نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اور ضرورت وقف جدید پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد عبدالرحیم صاحب نے ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ ازاں بعد خاکسار نے خلافت کی برکات پر منظوم کلام پیش کیا۔ عشرت احمد نے ایک تقریر پڑھ کر سنائی اور ایک نظم مظفر احمد صاحب نے درثمین سے پڑھی۔ مجید احمد صاحب نے ایک تقریر کے ذریعہ خدمت خلق کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور بشیر احمد صاحب نے ایک نظم سنائی۔ بعدہٗ صاحب صدر نے تربیت اولاد اور وقف کے متعلق ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ بالآخر صاحب صدر نے حضور کی صحت کیلئے دعا کرائی اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

(غلام قاسم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ
چک ۱۶۶ مراد۔ ضلع بہاولنگر)

مقام خلافت اور اس کی اہمیت

از عبدالسمیع صاحب ابن مکرم مولانا عبدالغفور صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

نوٹ:- یہ مضمون مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کے ایک اجلاس میں پڑھا گیا۔

مسئلہ خلافت اپنی اہمیت کے لحاظ سے ایک مرکزی مسئلہ ہے۔ بہت سے مسائل اسی محور اور مرکز کے گرد گھومتے نظر آتے ہیں۔ خلافت کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلی خلافت، خلافت اللہ کہلاتی ہے۔ اور دوسری خلافت، خلافت الرسول کے نام سے موسوم کی جا سکتی ہے۔ ان دونوں خلافتوں کا باہمی تعلق اس قدر گہرا اور مضبوط ہے کہ ان کا الگ الگ تصور اسی طرح ناممکن ہے۔ جس طرح سورج کے بغیر چاند کی روشنی کا تصور ناممکن ہوتا ہے۔ دراصل خلافت اللہ اور خلافت الرسول ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں۔

کائنات عالم کی تخلیق کے بعد خدا تعالیٰ نے دنیا میں اپنی کامل جلوہ نمائی، اپنی کامل قدرت اور اپنی کامل طاقت کے اظہار کے لئے ایک نائب مقرر کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ اپنی صفات اور اسماء حسنہ کو منصۂ شہود پر لا سکے۔ چنانچہ نیابت کے لئے خدا تعالیٰ نے نسل انسانی کی تخلیق کی۔ اور انسان کو سب سے پہلے مسئلہ خلافت سے ہی روشناس کروایا۔ کیونکہ خلافت کی تعریف ہی یہ ہے کہ جو اپنے ماسبق وجود کی صفات کا حامل ہو اور خدا چونکہ وراء الوریٰ ہستی ہے۔ جسے ہم مادی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے اس نے اپنی صفات کے اظہار کے لئے ایک انسان کو اپنی صفات کا کامل مظہر قرار دے دیا۔ اور آدم کی تخلیق کر کے اسے اسماء حسنہ سکھائے اور کہا کہ دنیا پر میرے پرتو کے ذریعہ ثابت کر دو کہ خدا ستار ہے۔ علیم ہے۔ قدیر ہے۔ خبیر ہے۔ رحمان و رحیم ہے۔ غرضیکہ جملہ صفات حسنہ کا مالک ہے۔ . . . . خلافت کی اہمیت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی صفات کے اظہار کے لئے خلافت کا آغاز فرمایا۔ اس کے بعد جب کبھی تصویر کائنات کے حقیقی نقوش وقت کی شکست و ریخت سے دھندلے ہوئے تو خدا تعالیٰ نے ان کی از سر نو اصلاح کے لئے اپنا خلیفہ بھیجا۔ حتیٰ کہ یہ سلسلہ تمام خلفاء کے سردار اور تمام انبیاء کے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی صفات کا کامل مظہر قرار دیا۔ اور اپنی کامل جلوہ نمائی انہیں کے ذریعہ کی۔ خدا تعالیٰ نے اپنی تمام صفات اس انسان کامل میں بھر دیں۔ خدا تعالیٰ کی کسی بھی صفت کو لے کر اسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں تلاش کیجئے آپ کو فوراً اس کا پرتو نظر آ جائے گا۔ خدا کی صفت عفو کثیر اور درگذر کو ہی لے لیجئے۔ جو کہ انسان کی طاقت سے بہت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ عفو حقیقی معنوں میں اس وقت ہی ہوتا ہے۔ جب انتقام کی آگ شعلہ زن ہو۔ اور انتقام لینے کی طاقت رکھتا ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ فتح مکہ پر آپ نے اپنے خونخوار دشمنوں کو جو کئی سال تک متواتر آپ پر اور آپ کے جانثاروں پر ظلم کرتے رہے۔ لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر حقیقی عفو عام کا اعلان فرمایا۔ حالانکہ آپ انتقام لینے کی طاقت رکھتے تھے۔ غرضیکہ کسی بھی حیثیت، کسی بھی پہلو۔ اور کسی بھی جہت سے دیکھ لیجئے خدا کے کامل مظہر تھے اور جو خدا کا نائب اور کامل مظہر ہو۔ دنیا کا یقیناً اہم ترین انسان ہوتا ہے۔ خدا نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ میں آپ کو مادی اور روحانی ترقیات عطا کروں گا۔ چنانچہ آپ اسی وعدہ کا سہارا لے کر اٹھے اور اس قدر روحانی ترقی کی کہ تمام انسانوں کو پیچھے چھوڑ کر فرشتوں سے جا ملے۔ مگر ترقی یہیں ختم نہ ہوئی بلکہ اس انسان نے اور ارتقاء کی منازل طے کیں اور ایک مقام ایسا بھی آ گیا جہاں فرشتوں نے بھی اس خلیفۃ اللہ کی عظمت کو تسلیم کیا۔ اور اس کے بعد وہ مقام بھی نصیب ہو۔ جس کو خدا تعالیٰ نے آیت قرآنی دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ میں بیان فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت اور نعمت کو اور وسیع کرتے ہوئے فرمایا کہ جو بھی اس خلیفہ کی اطاعت میں میری طرف بڑھے گا اور روحانی مدارج طے کرے گا۔ میں اسے صالح، شہید، صدیق حتیٰ کہ نبی کے مدارج تک پہنچا دوں گا۔

یہ تو تھی خلافت کی پہلی قسم یعنی خلافت اللہ جس کا خدا نے وعدہ فرمایا۔ جب ہم مادی ترقی پر نظر ڈالتے ہیں تو تاریخ اپنے خود بخود اوراق کھول کر سامنے رکھ دیتی ہے جب کہ مسلمانوں نے خلافت اللہ سے وابستہ رہ کر اس قدر مادی ترقی کی کہ دنیا پر ان کا تسلط ہو گیا۔ دنیا کی وسعتیں سمٹ کر ان کے قدموں میں آ گئیں بادشاہوں کے تاج بچوں کے کھلونوں سے بھی کم وقعت کے حامل ہو گئے۔

اب خلافت کی دوسری قسم کو لیجئے یعنی خلافت الرسول۔ اسے خلافت اللہ کی ایک مجسم برکت کہنا چاہیئے۔ کیونکہ نبی یا خلیفۃ اللہ ہمیشہ قائم نہیں رہتا۔ اور اس کی تجلیات اور اس کے مشن کو قائم کرنے کے لئے خدا دوسرا دور شروع کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر خلیفۃ الرسول کی حیثیت سے کھڑے ہوتے اور ان تمام صفات کا اظہار خدا نے آپ کے ذریعہ کیا۔ جن کا اظہار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے کرتا رہا تھا آپ اکیلے کھڑے ہو گئے۔ اور خدا نے وعدہ کے مطابق آپ کی نصرت فرمائی اور یہ ثابت کیا کہ یہ وعدہ سچا ہے۔

ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم۔ پس یہی وہ خلافت تھی جس کا وعدہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے کیا تھا۔ یہ وعدہ تو تھا پیشگوئی نہ تھی مسلمانوں نے آہستہ آہستہ اس خلافت کو چھوڑ دیا۔ اور جب ایک دفعہ انتباہ خلیفۃ اللہ کے مطابق تلوار میان سے نکل آئی تو پھر خلافت پر ہی نہیں بلکہ بھائی نے بھائی کی گردن پر بھی بے دریغ چلا دی۔ تباہی اور بربادی کا وہ دور شروع ہوا کہ الامان والحفیظ چنانچہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ اور حضرت عمر رضی اللہ کے زمانہ میں تو یہ فساد اور لڑائیاں نہ تھیں حضرت علیؓ نے فرمایا۔ کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے وقت میں ان کی اطاعت کرنے والے میرے جیسے تھے اور اب میری اطاعت کرنے والے تم جیسے ہیں۔ بہرکیف وہ زمانہ سے ان حقوق کے نقوش مٹتے مٹتے آخر مٹ ہی گئے۔ چنانچہ تاریخ کی ورق گردانی کرتے ہوئے بغداد کی لرزہ خیز تباہی تک پہنچے۔ جبکہ ہلاکو کا لشکر ایک موج بے کراں کی طرح بغداد کی فصیلوں سے ٹکرا رہا تھا۔ تو اس وقت بغداد کے نام نہاد علماء دین اور خلافت کے منقطع کرنے کے ذمہ دار معمولی مسائل پر ایک دوسرے سے دست و گریبان تھے۔ چنانچہ اگلے ہی لمحہ ہلاکو کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا لشکر، ان خدا کی نعمت خلافت کا کفران کرنے والوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گیا۔ اور خدائی تقدیر نے ایک ہی لمحے میں مسلمانوں کی عروج و زوال کی ایک طویل داستان کو تکمیل تک پہنچا دیا۔ پھر تباہی اور بربادی کا وہ دور دورہ شروع ہوا کہ دنیا نے اسے قیامت صغریٰ کا نام دیا۔ مگر ہر تاریکی ایک سہانی صبح کو جنم دیا کرتی ہے اور ہر نور ظلمت ہی کی لوریوں پر پرورش پاتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر حسب بشارت خلیفۃ اللہ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ خدا کی تقدیر پوری ہونے کا وقت آیا اور ایک انسان نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں عرش خداوندی کو جا لیا تھا اس کی فریادیں اور آہیں فرشتوں کے دل چیر گئیں اور آخر وہ دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوا اس نے دنیا کو بتایا کہ ع

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر
میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

بنیاد رکھی گئی بیج لگایا گیا۔ جس کی آبیاری کی گئی۔ مگر پھل اور پھول کا زمانہ ابھی مقدر نہ تھا بلکہ سنت الٰہی کے مطابق ضروری تھا کہ اس کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہو۔ چنانچہ پھر قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا دور شروع ہوا۔ اور خدا نے آج پھر اپنے وعدہ کی تجدید کی، یہ دور خلافت اپنی اہمیت کے اعتبار سے ایک عظیم دور ہے یہ موعود خلیفہ ایک مدت کے بعد ہزاروں برس کی پیشگوئیوں کے بعد آیا۔

اس دور میں جہاں دنیا کو روحانی خزائن دیئے گئے اور اعلان حق کیا گیا۔ وہاں اس دور خلافت نے جماعت کو بھی عظیم فوائد سے نوازا جن کا گنوانا امر محال ہے۔ خلافت کی وابستگی نے ہم کو اطمینان عطا کیا جو یقیناً بہت بڑی نعمت ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا! اپنے دل کو ٹٹولئے اور دیکھئے کہ کس قدر ہمیں اطمینان نصیب ہے۔ جب کہ ہمارے چاروں طرف دنیا میں آگ اور خون کی دیواریں تعمیر ہو رہی ہیں۔ دنیا نے اس قدر مادی ہتھیار ایجاد کر لئے ہیں کہ ان کی ہلاکت آفرینی ان کے دل کا سکون لے اڑتی ہے۔ مگر ہمارے خدا نے خلافت کے ذریعے ہمیں مادی ہتھیار عطا نہیں کئے بلکہ اس نے ہمیں روحانی ہتھیار عطا کئے ہیں دیگر انسانوں کے قلوب کی تسخیر کے ہتھیار عطا کئے ہیں اور یہ مادی ہتھیاروں کے مقابل پر اس قدر مضبوط اور قابل اعتماد ہیں کہ اس سے آج دنیا کے کونے کونے میں تسخیر قلوب کا معرکہ جاری ہے خلافت الرسول کے پروانے خدا کے دین کے مبلغ دنیا کے کونے کونے میں پیغام حق دے رہے ہیں اور انسانیت کو اس کی منزل کی طرف روحانی قندیلوں سے آگے بڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ مگر دوسری طرف دنیا اس سکون قلب اور اطمینان دل سے ناآشنا ہے

یک جہتی، مرکزیت اور باہمی بھائی چارہ بھی خلافت کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم کہ آج ہم میں خدا کا ایک عظیم اور موعود خلیفہ موجود ہے۔ اٹھو! اور خلافت سے وابستہ ہو جاؤ۔ اور اس کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ تاکہ وقت کی آندھیاں اور ظلمتیں ہمیں بھٹکا نہ دیں۔ (باقی صفحہ پر)

سالِ دوم وقفِ جدید سے سات ماہ گذر چکے ہیں

سالِ رواں میں سے سات ماہ گذر چکے ہیں مگر "وقفِ جدید" کے وعدوں کی وصولی کی رفتار اس کی وصولی کی نسبت بہت کم ہے۔

لہذا تمام وعدہ کنندگان احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے وعدے جلد سے جلد ادا فرما کر ہمیں اس قابل بنائیں کہ وقفِ جدید کا کام مالی مشکلات کے بغیر جاری رہے۔

(انچارج وقف جدید - ربوہ)

ضرورت مند اصحاب کے لئے

۱- داخلہ کالج آف ایسٹرن میڈیسن } علم طب کے منتہی ۱۴-۸-۵۹ تک مجوزہ فارم میں درخواست بمعہ نقول سندات و پاسپورٹ سائز فوٹو ۱۴-۸-۵۹ تک بنام پرنسپل کالج آف ایسٹرن میڈیسن کراچی ۲۹ ارسال کریں۔ پراسپکٹس و فارم داخلہ رجسٹرار سے طلب ہو۔ شرائط - میٹرک - مولوی فاضل یا منشی فاضل منشی عالم - مولوی عالم - عمر ۱۴-۸-۵۹ کو ۱۶ تا ۳۰ - اعلیٰ تعلیم والے کو ترجیح۔ (اپ ٹ ۲-۸-۵۹)

۲- سکالرشپ سکیم میں رعایت :- جو امیدواران سمندر پار سکالرشپ سکیم بروقت درخواستیں نہیں بھیج سکے انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں انٹرویو بورڈ کے سامنے پیش کریں - پروگرام انٹرویو ڈھاکہ و پشاور ۵-۸-۵۹ لاہور ۱۰ و ۱۱-۸-۵۹ - کراچی ۱۲ و ۱۳-۸-۵۹ - راولپنڈی ۱۵-۸-۵۹ - مجوزہ فارم مرکز انٹرویو سے طلب ہو۔ (اپ ٹ ۲-۸-۵۹)

۳- وظائف آرکیالوجیکل سکالرس ٹریننگ سکیم :- دو سالہ ٹریننگ اندرون پاکستان پانچ وظائف - مالیت ۲۵۰/- ماہوار۔ شرائط :- سیکنڈ کلاس ایم۔ اے ہسٹری - جغرافیہ جیالوجی - عربی - سنسکرت - بعد ٹریننگ ۵ سال ملازمت لازم۔

تفصیلات و فارم درخواست ڈائرکٹر آرکیالوجی گورنمنٹ پاکستان کراچی سے یا سپرنٹنڈنٹ آرکیالوجی قلعہ لاہور یا ڈھاکہ سے اضافی ۹ پیسے کا پتہ لکھا ہوا بڑے سائز کا واپسی لفافہ ارسال کر کے طلب کریں۔ درخواستیں ۲۰-۸-۵۹ تک بنام ڈائرکٹر آرکیالوجی پاکستان سکرٹریٹ کراچی ۱ (پ-ٹ-۲-۸-۵۹)

۴- داخلہ انڈسٹریل ٹریننگ سنٹر جھنگ :- گورنمنٹ وول سپننگ اینڈ ویونگ ڈویلپمنٹ کم ٹریننگ سنٹر جھنگ میں داخلے کے لئے درخواستیں ۱۵-۸-۵۹ تک بنام مارکٹنگ افسر (وول) ۱۱۷ بہاولپور روڈ لاہور - پراسپکٹس و تفصیلات مفت عند الطلب - داخلہ ۲۵-۸-۵۹ سے - ٹریننگ کورس میں وول سپننگ، ڈائی اِنگ فنشنگ کی تعلیم و عملی کام شامل ہیں - بورڈنگ ہاؤس موجود۔

کلاسیں :- (۱) بابو کلاس - دو سالہ کورس - ڈپلومہ وول ٹکنالوجی۔ شرط داخلہ میٹرک یا اعلیٰ تعلیم (۲) آرٹیزن کلاس - یک سالہ کورس - شرط داخلہ میٹرک سے کم تعلیم + عمر کم از کم ۱۵ - (اپ-ٹ ۴-۸-۵۹)

۵- داخلہ نشتر میڈیکل کالج ملتان :- ریکوں اور لیڈی کیول کی درخواستیں ایم بی بی ایس میں داخلے کے لئے بشمول مصدقہ نقول اسنادات حسب اعلان ۹-۸-۵۹ تک مجوزہ فارم ایڈمنسٹریٹر نشتر میڈیکل کالج سے واپسی لفافہ بھیج کر طلب ہو۔ پراسپکٹس بمعہ فارم درخواست نقد ۱/۱۰ روپیہ دیکر سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ ویسٹ پاکستان لاہور سے حاصل ہو۔

شرائط :- ایف ایس سی میڈیکل سیکنڈ ڈویژن (دیگر اختیاری مضمون)

(ناظر تعلیم - ربوہ)

تعمیر مساجد میں حصہ لینے والوں کے لئے بشارات

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ جو شخص میرے لئے مسجد بناتا ہے۔ میں اس کے لئے آخرت میں گھر بناتا ہوں ...... یہ وہ وعدہ ہے جو کہ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کیا کہ اگر تم میرے لئے دنیا میں گھر بناؤ گے تو تمہارے لئے آخرت میں گھر بناؤں گا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے سامنے چندہ مساجد کے لئے نہایت آسان لائحہ عمل پیش فرما کر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ جماعت کا ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے کر اپنا گھر جنت میں بنا سکتا ہے - اس لائحہ عمل کی تفصیل یہ ہے :

ممالک بیرون میں چندہ تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

(۱) بڑے تاجر :- مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۲) چھوٹے تاجر :- ہر مہینہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۳) ملازمین :- ا - ہر سال پہلی سالانہ ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیں (ب) پہلی دفعہ ملازم ہونے کی صورت میں پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ دیں (ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی - ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۴۰ دیں۔

(۴) وکلاء و ڈاکٹر پیشہ ور صاحبان :- گذشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ یا ہر ماہ کی آمد کا پانچ فی صد ادا کریں۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان :- ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فی صدی ادا کریں۔

(۶) صناع :- مستری - لوہار - درزی - بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ تعمیر مسجد کے لئے دیں۔

(۷) زمیندار احباب :- جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع :- احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسے فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۹) مختلف خوشی کی تقاریب پر :- مثلاً نکاح - شادی - بچے کی پیدائش - مکان کی تعمیر یا امتحان میں پاس ہونے والے خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید - ربوہ)

مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

چندہ ماہوار - سالانہ اجتماع - تعمیر دفتر - اشاعت لٹریچر

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں - ان کی شرح اس قدر کم رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی کے لئے بار نہیں ہو سکتی - چندہ ماہوار آمد پر ۱/۲ پائی فی روپیہ - چندہ سالانہ اجتماع ۱۲ / سالانہ اور تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے - چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم پوری کرنی ہے تاکہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اس سال پایہ تکمیل تک پہنچ جائے - اور پھر چند سال جب تک کہ دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اس فنڈ کو بند کر دیا جائے۔

پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے - اور اسی کے مطابق چندہ دے کر ممد ہونا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

غیر دعویدار مہاجرین کی بحالی پانچ سال تک مکمل ہو جائے گی

لاہور روانہ ہوتے وقت وزیر بحالیات کا اعلان

کراچی ۸ اگست۔ لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان مغربی پاکستان اور کراچی کے غیر دعویدار مہاجرین کی بحالی تین سال سے لے کر پانچ سال تک مکمل ہو جائے گی

جنرل اعظم خاں تیز گام کے ذریعے عازم لاہور ہوئے ہیں۔ وہ اس دن مغربی پاکستان کے مختلف مقامات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ جہلم، پشاور، چارسدہ، مردان، نوشہرہ، کوہاٹ بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں وغیرہ کا دورہ کریں گے وزیر بحالیات نے روانگی سے پیشتر ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کو بتایا کہ میں یہ دیکھنے جا رہا ہوں کہ بھارت اور کشمیر سے آئے ہوئے مہاجرین کی آبادکاری کے بارے میں کیا کچھ کیا جا رہا ہے آپ نے کہا کہ حکومت کشمیری مہاجرین کو چھ سرحدی اضلاع میں آباد کر رہی ہے اور کشمیری مہاجرین کے لئے معاوضے کی سکیم بھی تیار کی جا رہی ہے

آپ نے کہا اگر میں نے اپنے دورے میں محسوس کیا کہ بحالی کے کام میں کوئی رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ تو میں اسے موقع پر ہی رفع کر دوں گا۔ تاکہ بحالی کے کام کی رفتار تیز کی جا سکے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ سارے ملک میں مہاجرین کی بحالی کا کام کتنے عرصہ میں مکمل ہو گا؟ آپ نے کہا کہ کراچی۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے غیر دعویدار مہاجرین کی بحالی کے لئے کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ پانچ برس درکار ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں اپنے دورے میں ذاتی طور پر یہ دیکھوں گا۔ کہ سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے مہاجرین کی املاک کو کتنا نقصان پہونچا ہے۔ آپ نے کہا کہ جہلم اور سیالکوٹ کے علاقوں میں خاص طور پر املاک کو بڑا نقصان پہونچا ہے۔ روانگی سے پیشتر جنرل اعظم خاں نے کورنگی کالونی کا معائنہ کیا۔ آپ قائد آباد بھی گئے۔ جہاں سے روزانہ ایک سو مہاجر کنبے کورنگی کالونی میں منتقل کئے جا رہے ہیں۔

بھارت میں چاول کی گرانی

نئی دہلی ۷ اگست۔ مسٹر اے پی جین وزیر خوراک نے لوک سبھا میں بتایا کہ گذشتہ چار ماہ میں بھارت کے سارے صوبوں میں چاول بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ بمبئی۔ آسام اور کیرالہ میں چھ روپے من۔ مشرقی پنجاب آندھرا اور اڑیسہ میں تین روپے من۔ اور یوپی میں دو روپے من کے حساب سے چاول کے نرخ بڑھ گئے ہیں اس موقع پر ایک کمیونسٹ رکن نے کہا کہ وزیر خوراک نے مغربی بنگال کا نام ہی نہیں لیا۔ یہاں صورت حال سب سے زیادہ خراب ہے

دوسرے منصوبے کیلئے وسائل

کراچی ۷ اگست۔ منصوبہ بندی کمیشن کی وسائل کمیٹی کا ابتدائی اجلاس مسٹر ایم ایل قریشی چیف اکانومسٹ کی صدارت میں ختم ہو گیا۔ جس میں اس سوال پر غور کیا گیا کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے کی تکمیل کے لئے کونسے داخلی اور بیرونی وسائل سے کام لیا جا سکتا ہے۔ عالمی بنک کے نمائندے مسٹر جان ڈے وائیلڈ نے کمیٹی کے مشیر کے فرائض انجام دئے۔

بھارتی طیارہ تباہ۔ چھ افراد ہلاک

نئی دہلی ۷ اگست۔ کلکتہ کی ایک اطلاع کے مطابق ڈکوٹا قسم کا ایک بھارتی طیارہ بھارت کی شمالی مشرقی ایجنسی میں گر کر تباہ ہو گیا ہے اس حادثے میں چھ کے چھ مسافر اس بری طرح جل گئے ہیں کہ ان کی کوئی شناخت نہیں ہو سکتی ان میں ہوا باز بھی شامل ہیں یہ طیارہ ایک غیر سرکاری بھارتی کمپنی سے تعلق رکھتا تھا۔

شیخ عبد اللہ کی رہائی کے متعلق افواہیں

سیالکوٹ ۷ اگست۔ شیخ عبد اللہ کی رہائی کے متعلق مقبوضہ کشمیر میں افواہیں پھر زور پکڑ گئی ہیں اور بعض اخبارات نے انہیں بڑی اہمیت دی ہے۔ جموں کے ہفت روزہ "ہمدرد" نے یہ رپورٹ شائع کی ہے۔ کہ شیخ عبد اللہ کو مستقبل قریب میں رہا کر دیا جائے گا "ہمدرد" نے بمبئی کے روزنامہ "آج" کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ شیخ عبد اللہ کی رہائی کا قریب قریب فیصلہ ہو چکا ہے۔ باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور اچاریہ ونوبا بھاوے کے مشورہ پر شیخ عبد اللہ کی رہائی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

وزرائے خارجہ کو مشرقی جرمنی سے دعوت

جنیوا ۸ اگست۔ مشرقی جرمنی کے وزیر خارجہ مسٹر لوتھر بولڈ نے روس، امریکہ، فرانس اور برطانیہ تینوں کے وزرائے خارجہ کو خطوط لکھے ہیں۔ جن میں انہیں مشرقی (کمیونسٹ) جرمنی میں دورہ کرنے کی دعوت دی گئی ہے اور ساتھ ہی واضح کیا گیا ہے کہ چاروں بڑے وزرائے خارجہ میں اختلاف اس لئے دور نہیں ہو سکا کہ انہیں جرمنی کے حالات کا پورا پتہ نہیں اس دورے سے انہیں حالات کا علم ہو جائے گا

کشمیری مہاجرین کو دس اگست تک فارم داخل کرنا ہوں گے

سرکاری اعلان میں یاددہانی

لاہور ۷ اگست۔ ایک سرکاری اعلان میں بھارتی مقبوضہ جموں و کشمیر سے آئے ہوئے مہاجرین کو یاد دلایا گیا ہے کہ انہیں فارم کے۔اے۔ کے سی ایچ۔ کے ڈبلیو سی ایچ۔ اور کے ایس سی ایس پر اپنی درخواستیں ۱۰ اگست ۱۹۵۹ء تک پیش کرنا ہوں گی۔

فارم "کے اے" ہر کشمیری مہاجر دعویدار کو دینا ہو گا۔ خواہ اس کے پاس کسی جائیداد کا الاٹمنٹ آرڈر ہو یا نہ ہو۔ جموں و کشمیر کے وہ دعویدار جن کے دعاوی زیر تصدیق ہیں انہیں بھی مقررہ تاریخ تک فارم "کے اے" اس علاقے کے ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنر کو بھیجنا چاہیئے۔ جہاں وہ رہتے ہیں۔ ایسے اشخاص جنہوں نے دعاوی رجسٹر نہیں کرائے تھے بلکہ متوفی دعویدار کی وفات کے بعد اس کے وارث ہو گئے۔ انہیں چاہیئے کہ فارم "کے اے" پر اس علاقہ کے ڈپٹی کمشنر کو مشترکہ درخواستیں دیں جہاں دعویٰ رجسٹر کیا گیا تھا۔

فارم "کے سی ایچ" اور کے سی ایس جموں و کشمیر کے ایسے دعویدار مہاجرین کو پر کرنا ہوں گے جن کے پاس ۳۰ ستمبر ۱۹۵۸ء کا یا اس سے قبل کا حاکم مجاز کی طرف سے جاری کردہ متروکہ دکانوں یا مکانوں کا الاٹمنٹ آرڈر موجود ہے۔ وہ ایسے مکانوں یا دوکانوں کو منتقل کرانے کے لئے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ جن پر ان کے والدین۔ لڑکا لڑکی یا شوہر جائز طور پر قابض ہوں مگر شرط یہ ہے کہ وہ جموں و کشمیر کے بے خانماں افراد ہوں۔ لیکن اگر وہ ایسے مکان یا دوکان کی منتقلی کے لئے درخواست دینا چاہتے ہوں جن پر مندرجہ بالا رشتہ دار (جو جموں و کشمیر کے بے خانماں اشخاص نہیں) جائز طور پر قابض ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستوں میں اس امر کی وضاحت کر دیں ایسی درخواستیں متعلقہ ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنر چیف سٹلمنٹ کمشنر کو احکام کے لئے بھیجے گا۔

میکسیکو میں جاپانی وزیر اعظم کی مصروفیت

میکسیکو سٹی ۷ اگست۔ جاپانی وزیر اعظم مسٹر کشی نے یہاں میکسیکو کے وزیر خارجہ مسٹر مینوئل ٹیلو سے بات چیت کی۔ مسٹر کشی یہاں دو دن ٹھہریں گے۔

کمیونسٹ چین میں ڈاکٹر ہوچی من کا دورہ

ہانگ کانگ ۷ اگست۔ شمالی ویٹ نام کے صدر ڈاکٹر ہوچی من سنکیانگ سے خاص ٹرین پر لنچاؤ پہنچے۔ وہ روس میں ایک مہینہ ٹھہر کر اب کمیونسٹ چین میں دورہ کر رہے ہیں۔

پاکستان سانپ برآمد کیا کرے گا

ڈھاکہ ۷ اگست۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان بہت جلد امریکہ اور بعض یورپی ملکوں کو سانپ برآمد کرنا شروع کر دے گا۔ دوسرے ممالک اپنے چڑیا گھروں اور دواؤں میں استعمال کے لئے یہ سانپ درآمد کرنا چاہتے ہیں۔

اب برآمد کے لئے مشرقی پاکستان کے مختلف حصوں سے متعدد اقسام کے سانپ جمع کئے جا رہے ہیں۔ اس طرح پاکستان کافی زرمبادلہ کما سکے گا

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اب تک صرف بھارت اور چند دوسرے ممالک کو بین الاقوامی مارکیٹ میں سانپوں کی تجارت میں اجارہ داری حاصل رہی ہے۔

ضلع ہزارہ میں زبرجد کی کان

لاہور ۷ اگست۔ مغربی جرمنی کی ایک تجارتی فرم نے ضلع ہزارہ میں خام زبرجد کا بہت بڑا ذخیرہ دریافت کیا ہے۔ یہ قیمتی پتھر گہرے سبز رنگ کا ہے۔ لہٰذا اسے زمرد کی ایک قسم خیال کرنا چاہیئے۔ اس میں حرارت برداشت کرنے کی بڑی طاقت ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے بجلی کے سامان کی تیاری۔ طیاروں کے انڈر کیرج کی تیاری نیز فولاد اور تانبے کی صنعتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ قیمتی پتھر جیٹ طیاروں کی مشینری میں بھی کام آتا ہے۔ اور اس سلسلے میں آج تک اس کا کوئی متبادل نہیں ملا۔ علاوہ ازیں اسے ٹیلی ویژن، کیمرہ، ریڈیو اور بعض موٹروں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ دوسرے ملکوں میں اس کی بڑی مانگ ہے۔ اس سے پیشتر بھی ضلع ہزارہ میں بہت سی کانیں دریافت ہوئی ہیں۔ جن میں سیسہ۔ گرینائیٹ اور جست بھی شامل ہیں۔ یہ کانیں ایسے مقامات میں ہیں جو تیرہ ہزار سے اٹھارہ ہزار فٹ بلند ہیں۔ لہٰذا سال میں کئی مہینے برف کے نیچے ڈھکی رہتی ہیں۔

انا ئیکی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

سماج دشمن اثرات اور بدعنوانیوں کے تدارک کے لئے صدر کا نیا حکم

بددیانتی یا تخریبی کارروائی کے مقدمات کی سماعت کیلئے ٹریبونل قائم کئے جائیں گے !

کراچی ۸ راگست ۔ صدر نے قومی زندگی کو تمام سماج دشمن اثرات اور بدعنوانیوں سے تیزی سے پاک کرنے کے لئے پبلک عہدوں کے نااہل قرار دیئے جانے کے لئے ۲ آرڈیننس (پوڈو) کے ضمن میں ایک حکم نافذ کیا ہے۔ جو منتخبہ اداروں کی نااہلی کا حکم مجریہ ۱۹۵۹ء کہلائے گا۔ اس کی رو سے پوڈو کی نسبت زیادہ سہل اور تیز تر طریقہ کار اختیار کیا جائے گا۔ اس حکم کی جو عارضی نوعیت کا ہے میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء تک ہوگی۔

اس حکم کے تحت ٹریبونل قائم کئے جائیں گے جو سرکاری ملازموں کے علاوہ تمام لوگوں کے خلاف کارروائی کر سکیں گے۔ علاوہ ازیں بدعنوانی کی اصطلاح کو جو ۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کے بعد کے طرز عمل کے متعلق ہے وسعت دیدی گئی ہے اور اس کی تعریف میں تخریبی سرگرمیاں اور ایسی کارروائیاں شامل کی گئی ہیں جن سے ملک سیاسی طور پر کمزور ہوتا ہو۔ اس قسم کی کسی سرگرمی میں اعانت بھی اس کی ذیل میں آتی ہے :

ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ اقدام عوام کے اس مطالبے کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ کہ قومی زندگی سے تمام سماج دشمن اثرات اور بدعنوانیوں کے خاتمے کے لئے تیزی سے کارروائی کی جائے۔ اس اقدام سے قانون کے پابند کسی شہری کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اس کا مقصد صرف ایسے اشخاص کے خلاف کارروائی کرنا ہے جن کی سیاست، مذہب یا تجارت کی آڑ میں خطرناک سرگرمیوں سے انتشار پیدا ہوا اور پاکستان کی سلامتی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ لیکن حکومت تہیّہ کئے ہوئے ہے کہ اس قسم کے معاملات میں بھی پورا انصاف کیا جائے۔ اس حکم کے تحت جو ٹریبونل قائم ہوں گے وہ اسی آسان طریقہ کار پر عمل پیرا ہوں گے جو حال ہی میں سرکاری ملازمین کی بدعنوانی، تخریبی سرگرمیوں، بددیانتی وغیرہ کے معاملات کے سلسلے میں اختیار کیا گیا تھا۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ پوڈو کے تحت کافی معاملات کو نمٹانا ہے۔ اور یہ محسوس کیا گیا کہ پوڈو کے طریقہ کار کی رو سے ان معاملات کا فیصلہ ہونے میں بڑا وقت لگے گا۔ علاوہ ازیں پوڈو کا اطلاق صرف ایسے لوگوں پر ہوتا ہے جو ماضی میں پبلک عہدوں پر فائز رہے ہوں۔

پوڈو سابق سرکاری عہدیداروں کے خلاف بدعنوانی کے مقدمات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مستقل اقدام ہوگا۔ لیکن حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ عارضی طور سے پوڈو سے زیادہ سادہ اور تیز رفتار طریق کار مرتب کیا جائے۔ مذکورہ حکم پورے پاکستان پر اور تمام باشندوں پر فوری طور سے نافذ ہوگا۔ حکم میں اصطلاح "منتخب باڈی" کی یہ تصریح ہے "کوئی اسمبلی بورڈ، کمیٹی یا ایسی ہی کوئی اور جماعت خواہ اس کا کچھ بھی نام ہو جو کسی قانون یا حکم کے تحت قائم کی گئی ہو جس کے تمام یا کچھ ارکان منتخب ہوں۔ اس میں مقننہ۔ میونسپل کارپوریشن۔ بلدیہ کنٹونمنٹ بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی۔ ٹاؤن کمیٹی۔ سینیٹری کمیٹی یا اور کوئی منتخب کمیٹی یا انتخابی کالج جو مقننہ کی تشکیل کے لئے مرتب کیا گیا ہو شامل ہیں۔

بدعنوانی کی اصطلاح کی یہ تصریح کی گئی ہے "کوئی بھی تخریبی کارروائی۔ کسی اصول کی تبلیغ یا ایسا کوئی کام جس سے سیاسی کمزوری پیدا ہوتی ہو۔

رشوت۔ بددیانتی یا بددیانتی کی عام شہرت۔ خویش پروری جان بوجھ کر اختیارات کا غلط استعمال سرکاری روپے کا غلط استعمال۔ یا اختیارات یا پوزیشن کا کوئی اور غلط استعمال یا بدعنوانی کی کوشش۔

صدر، گورنر مغربی پاکستان اور گورنر مشرقی پاکستان میں سے ہر ایک ایک یا ایک سے زیادہ ٹریبونل مقرر کرے گا۔ ہر ٹریبونل تین ارکان پر مشتمل ہوگا۔ جن میں سے ایک رکن پریذائڈنگ ممبر ہوگا۔

جنیوا کانفرنس نے ہمیں سمجھوتے کی راہ پر گامزن کر دیا ہے

واشنگٹن ۸ راگست۔ کل امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر چار ملکی وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں حصہ لینے کے بعد یہاں واپس پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ اہم مسائل پر کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا ہے لیکن برلن کے سوال پر روس کے پیدا کردہ بحران کی شدت کو کم کرنے میں مدد ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس نے ہم کو سمجھوتہ کی راہ پر ڈال دیا ہے ¶

آئین کمیشن میں ایماندار سیاستدانوں کو بھی شامل کیا جائیگا

قانون کمیشن کی رپورٹ اسی ہفتہ مل جائیگی۔ وزیر قانون مسٹر ابراہیم خاں کا بیان

ڈھاکہ ۸ راگست وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے کہا ہے کہ قانونی اصلاحات کے کمیشن کی رپورٹ اس ہفتہ حکومت کو مل جائے گی انہوں نے کہا کہ ملک میں بنیادی جمہوریتیں قائم کرنے کے سوال پر پوری توجہ دی جا رہی ہے کابینہ رپورٹ پر غور کرے گی۔ بنیادی جمہوریتوں سے متعلق قانون کو آخری شکل دینے سے پہلے قانون کمیشن کی سفارشات پر غور کیا جائے گا۔ وزیر قانون نے یہ بھی انکشاف کیا کہ مجوزہ آئین کمیشن میں غالباً ان سیاسی راہنماؤں کو بھی شامل کیا جائے گا۔ جن کا ماضی پاک و صاف ہے

کامیابی اور درخواست دُعا

(از مکرم صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان)

میرے برادر خورد عزیزم ملک برکت اللہ خاں صاحب گورنمنٹ کالج منٹگمری سے $\frac{321}{500}$ نمبر حاصل کر کے بی اے فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کالج میں جو طالبعلم اول آیا ہے اس کے عزیز سے صرف آٹھ نمبر زیادہ ہیں۔ کیونکہ اس کے مضامین ریاضی اے اور بی تھے۔ منٹگمری کالج میں عرصہ ۵ سال سے کسی نے فرسٹ ڈویژن حاصل نہیں کی تھی عزیز نے ۱۶ سال ملازمت میں گزارنے کے بعد چالیس سالہ ہوتے ایف اے سے تعلیم شروع کی اور قریباً اکتالیس سال کی عمر میں یہ امتحان پاس کیا۔ علاوہ ازیں آنرز (عربی) کا امتحان $\frac{212}{350}$ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ اور اپنے کالج میں عربی اور فارسی میں آنرز پاس کرنے والے طلباء میں اول آئے ہیں۔ عزیز کا ارادہ وکالت پاس کرنے کا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی مزید ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ اور عزیز کو خدمت دین کی توفیق عطا ہو۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے درویش قادیان)

مقامِ خلافت (بقیہ صفحہ ۵)

آج خلیفہ وقت ہم کو صدائیں دے رہا ہے کہ اٹھو اور خدا کی برکتوں سے جھولیاں بھر لو۔ آج خلیفۂ وقت کو ہماری دعاؤں سے زیادہ ہمارے اعمال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کسی قوم میں عمل کا فقدان اس کی تباہی پر منتج ہوا کرتا ہے۔

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر

پس اٹھو! خلافت کی شمع کے گرد پروانہ وار قربان ہو جاؤ۔ اور اپنی اولادوں کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دو اور سستی نہ کرو۔ دیر نہ کرو اپنے اندر ایک انقلاب پیدا کرو۔ وہ انقلاب نہیں جس میں خون کی ارزانی ہوتی ہے۔ بلکہ وہ انقلاب جو دلوں میں جنم لیتا ہے۔ جو روحانی اقدار میں تموج پیدا کر کے نکھار پیدا کرتا ہے۔ جو انسان کو انسانیت سے آشنا کرتا ہے۔ اگر یہ انقلاب ہم میں پیدا ہو گیا۔ تو خلافت قیامت تک ہم میں جاری رہے گی۔ انشاء اللہ۔ خدا ہمیں توفیق عطا کرے۔